نعت

سید کاشف گیلانی

ہو جاؤں پی کے بادۂ عرفانِ مصطفیٰ — حلقہ بگوشِ محفلِ رندانِ مصطفیٰ
کافر ہے اس کے زیر و زبر پر ہے جس کو ریب — اللہ کا کلام ہے قرآنِ مصطفیٰ
اغوات بھی پہنچ نہ سکے اس مقام پر — فائز ہیں جس مقام پہ یارانِ مصطفیٰ
حدت سے جس کی کفر کے پتھر گئے پگھل — اللہ رے یہ گرمئ ایمانِ مصطفیٰ
جُزحبِّ مصطفی مرے پلے میں کچھ نہ تھا — جنت میں لے گیا مجھے فیضانِ مصطفیٰ
ان کے طفیل کرتا ہے اللہ در گزر — امت پہ کم نہیں ہے یہ احسانِ مصطفیٰ
عثمان کے وقار کو جس نے کیا بلند — دیکھی وہ تم نے بیعت رضوانِ مصطفیٰ
خالق خدا کی ذات ہے مخلوق ہیں حضور — دامن خدا کا پھر بھی ہے دامانِ مصطفیٰ
کس نے نکالا جہل کی ظلمت سے دہر کو — فیضانِ مصطفیٰ ہے وہ فیضانِ مصطفیٰ

کرتا ہے ان کی زمزمہ پیرائی رات دن
کاشف ہے تو بھی بُلبلِ بستانِ مصطفیٰ

سید حباب ترمذی

جب ساقئ کوثر کا لب پر تادیر مسلسل نام آیا — محسوس ہوا مجھ کو ایسا اک جام پیا اک جام آیا
آتی ہے صدا نے صل علی پھر ڈوب گئی خوشبو میں فضا — پھر وجد میں دونوں عالم ہیں یہ کس کا زباں پر نام آیا
عارض سے جہاں پر نور ہوئے زلفوں سے دماغ و دل مہکے — جب ماہ ربیع الاوّل میں وہ رونق صبح و شام آیا
کسریٰ کا تخت تباہ ہوا بت سر کے بل سجدوں میں گرے — پھر کفر کی تاریکی نہ رہی جب خورشیدِ اسلام آیا

مر مر کے یہاں تک پہنچا ہے دامن میں چھپالیں آپ اسے
کہتے ہیں حبابِ آوارہ جس کو یہ وہی بدنام آیا

حرف محرمانہ

جو بات خلاف قرآں ہو، وہ بات کبھی تسلیم نہ کر — کر دے جو خدا سے بیگانہ حاصل ایسی تعلیم نہ کر
ہو شرک کا لیکن جس پہ گماں مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر — لازم ہے بزرگوں کی عزت، ہے فرض پیمبر کی طاعت
اب شرع نبی میں پھر خدا تخفیف نہ کر، ترمیم نہ کر — اللہ کا دین مکمل ہے، اب اس میں اضافہ کیا معنیٰ؟
مومن ہے تو اپنی خواہش سے تحلیل نہ کر، تحریم نہ کر — فرمانِ خدا، ارشادِ نبی، کافی ہے عمل کرنے کے لئے
گر دولتِ دیں ہاتھ آ جائے پھر خواہشِ ہفت اقلیم نہ کر — دنیا تو ہر اک کو دیتے ہیں، عقبیٰ ہے فقط مومن کے لئے

کوئی بھی ظہور! اللہ کے سوا معبود نہیں، مسجود نہیں
تو جنس عبادت بندوں میں اور خالق میں تقسیم نہ کر